

TAMEER-E-HAYAT

FORTNIGHTLY

NADWATUL-ULAMA, LUCKNOW-226007 (India)

منوکے اصلی نورانی تیل کی خاص پہچان



- لیبل پر سینوفیکو ٹیکٹ لائسنس نمبر U18/77 ضرور دیکھیں
- کیپٹول پر (7) مارکہ دیکھیں
- اگر ایبل پر مذکورہ لائسنس نمبر نہ ہو اور ایبل کی مارکہ نہ ہو یا دوسرا مارکہ ہو تو ہرگز نہ خریدیں۔

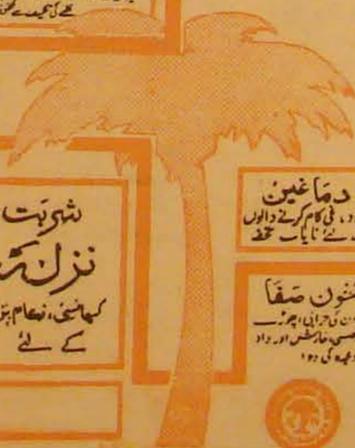


نورانی تیل

درد، زخم، چوٹ، کٹنے، جلنے
کی مشہور دوا

انڈین کیمیکل کمپنی، منونا تھ بھجن، یو پی

جہاں لوہے کی ٹانگ
فرسے نام عصا دھاکہ شہینہ اور رات
مخے ان جہاں سے حفاظت سے



نشوونیت

نزلت

کھائیں، نعام ہزل
کے لئے

دعا غنیم
نہم، فی کام کرنے والوں
کے لئے نایاب تحفہ

سُنوَن صَفَا
نہم، فی کام کرنے والوں
کے لئے نایاب تحفہ

ہمس تشیر و تجویز کو اپنی چاری کے حالات کہ کر طبع شہزادہ مفت حاصل کیجئے

پرنٹر پبلشر جمیل احمد ندوی و سنی پراکاش پبلیشرز، گولا گنج لکھنؤ
میں طبع کرا کے دفتر تیر حیات شہزادہ تیر ترقی دار العلوم ندوۃ العلماء کالجے شامل کیا،

تعمیر حیات

پریشانی و بے اطمینانی کا سبب

موجودہ پریشانی اور بے اطمینانی کا سبب یہ نہیں ہے کہ
ملک کے لوگوں کی بڑی تعداد یا اکثریت کو ضروریات زندگی میسر نہیں
اور اس کی جائز خواہشات پوری نہیں ہوتیں، اور اس ملک میں
بھوکوں اور ننگوں کی زیادتی ہے، انصاف سے اگر دیکھا جائے تو ان
بھوکوں اور ننگوں نے کسی کی عافیت تنگ نہیں کی ہے، عافیت
ان لوگوں نے تنگ کی ہے جن کے پیٹ بھرے ہوئے ہیں، لیکن
ان کا دل دولت سے کبھی نہیں بھرتا، حقیقی ضروریات کا نام بدنام ہے
ان کی فہرست کچھ طویل نہیں ساری خرابی فرضی ضروریات نے پیدا
کی ہے۔ جن کی فہرست ہمیشہ بڑھتی رہتی ہے اور کبھی اتنی بڑھ جاتی ہے کہ پورے
محلہ اور کبھی پورے شہر کی دولت ایک فرد کے لئے کافی نہیں ہوتی۔

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

"مغرب سے صاف صاف باتیں"

بچوں میں صلاحیت غور و استفادہ اور والدین کا اثر

مولانا محمد راج حسنی ندوی ————— صدر شعبہ عربی

بچہ کی عمر کے دو مرحلے

علاقہ کے اہل علم انسان کی شروعاتی عمر کو جو اس کے بچپن اور ابتدائی شہادتوں کے دو مرحلے ہیں۔ اولیٰ مرحلہ صغیر اور دوم مرحلہ کبیر ہے۔ اس میں تربیت اور اثرات قبول کرنے کا نتیجہ گہرا اور دور رس ہوتا ہے۔ چنانچہ وہ نواز ہے جب انسان کے مزاج و بنیادی رجحان کی تشکیل ہوتی ہے جو فطری صلاحیت میں اضافہ یا اس کی تیکم و تہذیب کا کام کرتی ہے اور آئندہ کی عمر کے مزاج و رنگ و روغن کرتی ہے۔ اس کا بنیادی حصہ ہوتا ہے۔

بچہ کے اول چھ سال

بچہ کے اول چھ سال وہ وقت ہے جو وہ گھر کے افراد اور ان کے ساتھ گزارتے ہیں اور دروس و تعلیم گاہ میں جانے سے قبل کا دور ہوتا ہے۔ اس پر بچہ پر اثرات لگتا ہے اور اس کا ذہن بنانے والی ماسک اپن اپنے والدین اور گھر سے تعلق رکھتی ہے۔ اس میں چھ سالوں کا وقت ہے کہ بچہ کی تربیت اور اس کے ساتھ ساتھ ان کے ساتھ باپ کا اثر بھی اچھا خاصا ہوتا ہے۔ بچہ میں اس وقت ہونے کو وہ اپنے مشاہدات سے بڑے ستارے کے طور پر اس کے ذہن کو بڑھاتا ہے۔ ان کے ساتھ ساتھ ان کے مشاہدات کو بھی اس کے ذہن کے تعلق اس کی رائے انہی مشاہدات پر مبنی ہوتی ہے۔ وہ اپنی اول اور باپ کو دنیا کا سب سے طاقتور اور دور رس سمجھتا ہے۔

بچہ کا استفادہ از ذہن

لیکن اس چھ سال کی عمر میں جو وہ اپنے چھوٹے چھوٹے کاموں سے ملنے لگتا ہے اس کے ذہن میں ہوتا ہے۔ اس کے گھر میں دوسرے کام بھی یاد کر لے گا۔ اسے جیسا کہ اس کے سامنے۔ احاسات بھی آتے ہیں کہ دوسرے بچوں کے ماں باپ بھی ان بچوں کی نظر میں ہی حیثیت رکھتے ہیں، اور دوسرے بچوں کے مشاہدات و تجربات سے اس کی واقفیت ہوتی ہے اور خود اس کے مشاہدات میں تشویش و اختلاف پیدا ہوتا ہے تو اس کے چہرے سے ذہن میں مادہ سوالات اٹھنے لگتے ہیں کہ اس کی عمر ہے۔ ایسے موقع پر اپنے ماں باپ سے بان بڑوں سے جو اسکے دائرہ دہد و تعلق میں ہوتے ہیں سوالات کرتا ہے اور قابل وضاحت امور کی وضاحت چاہتا ہے اور اس کا موتم نہ ہونے یا شفقی بخش جواب نہ ملنے پر وہ خود عمل کرنے کی فکر اپنی محدود عقل و سمجھ کے مطابق کرتا ہے۔ اس موقع پر اس کو عقلی بخش اور مناسب جواب دینا بڑی بڑی ذمہ داری ہے۔

حضرت ابراہیم کی مثال

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ ہے کہ ان کے بچپن کے ذہن نے اس ارض و سما کے خالق و مالک کے تعلق کو سمجھا اور اولاد مبارکہ کو بھی طاقت سمجھا لیکن ہانڈے ان کے ذہن کو ستارہ سے چمکا دیا۔ ان کی مثال یہ ہے کہ وہ دوسرے بچوں کی طرح ان کے ذہن نے اس کو سمجھ کر دیکھا ہے اور ان کو سمجھنے کا خیال آیا لیکن اس میں ذہن کے ان کے تصور کو بدل دیا اور وہ اس کا شکر و شکر سے پریشان ہو کر گئے۔ لیکن لہذا یہ سنی رہی کہ کوئی من الضالین ہے۔ پھر ان کی عقل نے رب العالمین کی ربوبیت کا ادراک کرنے تک ان کو پہنچایا۔

ماں باپ کا اثر

حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک بہت اعلیٰ انسان تھے ان کا ذہن عقل و عقان کی حیثیت اس کی عمر میں سوچنے لگتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس کی جگہ پر لے کر لیا۔ وہ گھر کے گھر کے ذہن کو تہذیب و تہذیب کے ذہن میں لے گیا۔

فاز کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ولقد اتینا ابراہیم رشداً من قبل وکنناہ عالمین۔ اس نے ان کی بات کو متعلق سے لیکن عام بچے اپنے مشاہدات اور اپنی زندگی کے مادہ واقعات پر غور کرنا شروع کرتے ہیں۔ اس لیے حالات میں ان کے سوالات کا اچھا اور مفید جواب ان کی تربیت کے لئے بہت ضروری اور گہرا اثر ڈالتا ہے، ماں باپ کے لیے بہترین موقع ہوتا ہے کہ ان کے ذہن کی صحیح تشکیل کریں اور صحیح اور مفید راستہ پر ان کو لے جائیں۔ اگرچہ ماں باپ جو خود تصور و اعتقاد رکھتے ہیں اور خالق کائنات کے مسئلے میں اور اس دنیاوی زندگی کے امور و اقدار کے بارے میں خود ان کا جو نقطہ نظر ہوتا ہے وہ بچوں کے لئے اس کے باعث اس کے ذہن میں بڑی حد تک محسوس و محسوس طریقے سے منتقل ہوتا رہتا ہے۔ ان کی ذاتی زندگی، مسجد یا کسی دوسرے محل سے ان کا ربط اور وہاں کے تعلق سے ان کا عمل اور طور و طریقہ سب ان کے بچہ کے مشاہدہ میں آتا ہے۔ اور وہ اپنی محدود عقل کے مطابق اس سلسلے میں بعض سوالات بھی کرتا ہے جن کا جواب فطری طور پر دی ہوتا ہے جو اس کے ماں باپ کے عمل و اقدار کے مطابق ہوتا ہے۔ لہذا بچہ عقلی العموم اسی ماں باپ میں ڈھلتا ہے جو اس کے والدین کا بنا ہوا ہوتا ہے۔

عقلی و ذہنی کا اثر

عقلی و ذہنی مکتوں میں عام طور پر اور بشری مکتوں کے شعور میں جہاں عقلی و ذہنی کا دورانیہ ہے۔ بچوں کے ذہنوں کی تشکیل میں عقلی و ذہنی زیادہ اثر انداز ہوتا ہے اور وہ اپنی روشنی اور درکوں کے باعث ایک طرف تو بچوں کو اپنے سے بہت وابستہ کر لیتا ہے اور دوسری طرف ان کے اخلاق و اقدار میں زبردست زلزلہ پیدا کر دیتا ہے۔ وہ بچہ کو کامل طور پر زیادہ کرتا ہے۔ بچہ کو کامل شعور اور شعور کے وسیلے کے مطابق کرتا ہے کہ بچہ کو عقلی و ذہنی کو اس کے اکلان یا تو اپنے ذہنی معاشق کے طور پر اور حکمتیں اپنے سیاسی افراط کے مطابق رہتی ہیں اور مشاہدات میں اس کو اس کی طرف اہل رکھنے کے لئے لطف و لذت کے ساتھ پیش کرتی ہیں قطع نظر اس کے کہ ان سے تعریف میں امداد مل سکتی ہے۔

لیکن جن گھروں میں تمدن کا ریمان نہیں ہوتا ہے یا اس کے اثرات ابھی محدود ہیں وہاں بچوں کی تربیت ان کے ماں باپ کے ہاں اختیار میں ہوتی ہے اور ان کی کا اثر ہوتا ہے اور وہ ماں باپ کی زندگی باقی رہتا ہے۔ یہ پلارنگ ہوتا ہے جس پر دوسرا رنگ عقل سے بچا جھٹکتا ہے اس کی تائید اس حدیث سے ہوتی ہے جس میں فرمایا ہے۔ ابوہاء یصنرناہ و یهودانہ و یجسانہ

بچہ سال کے بعد کی عمر اور مدرسہ کی ابتدا

چھ سال کی عمر سے بچہ کی ذہنی فکر کے ساتھ ساتھ مدرسہ تک وسیع ہوجاتی ہے اس کا مکتبہ سرفہ اپنے گھر کی چار دیواری میں رہ جاتی اور مدرسہ اس کے والدین کے سامنے نہیں ہوتے بلکہ گھر سے مدرسہ کی زندگی میں ملنے والے افراد سے اس کا ربط قائم ہوتا ہے اور مدرسہ میں جو اس کو تیار ہوتا ہے اور چھایا جاتا ہے اسکے اثرات گھر کے اثرات کے ساتھ شریک ہوجاتے ہیں۔ بچہ کے سوالات و استفادات کا دائرہ بھی وسیع ہوتا ہے اور والدین کی طرف اساتذہ کو بھی بچہ کے ذہن کی تشکیل میں کردار ادا کرنے کا موقع ملنے لگتا ہے۔

تعلیم کا طریقہ اور موضوعات

بچہ کو جو موضوعات چھانے جاتے ہیں ان سے بچہ کی معلومات میں اضافہ ہوتا ہے اور ان سے نئے نئے افق پیدا ہوتے ہیں اور بچہ کو غور کرنے اور سمجھنے اور اپنی محدود عقل کے مطابق ان کو ماننے کا موقع ملتا ہے۔ اس مرحلے میں تعلیم و تربیت کے نئے موضوعات کے انتخاب اور اس کے ذہن میں آکر کے اس کے مطلوب کے مطابق کر کے اس کی عقل کو اختیار کرنے ضروری ہے۔

لے ابراہیم نے ہم کو ان کی کمالات کی شہادت دی ہے اور ہم کو ان کی کمالات سے ہم کو آگاہ کیا ہے۔

نمائندہ امرات

۱۲ سال کے بعد سے بچہ کی عمر بڑھ جاتی ہے اور اس کی تربیت کا زمانہ ہوتا ہے اس میں بچہ اپنی عقل اور اپنی ذات کا احساس بہت کرنے لگتا ہے۔ تعلیم، مشاہدات، معلومات و تجربات کو عقل سے ڈھکنے لگتا ہے۔ وہ اپنی عقل پر بہت زیادہ اکتفا کرتا ہے اور اس کی روشنی میں اپنے بڑوں کے مشوروں کو دیکھتا ہے، اس کی عقل سے جو کہتا ہے اس کے فطری جذبات سے متاثر ہوتی ہے بڑوں کے مشورے جو طاقت رکھتے ہیں وہ تو اس کو قبول ہوتے ہیں اور جس کا طاقت نہیں رکھتے وہ اس کے لئے قابل قبول نہیں ہوتے۔ لیکن وہ ان مشوروں کو قبول یا مسترد اپنے حالات و پانچوں کے مطابق کرتا ہے۔ اس مرحلے میں اس کے بڑے اور بڑوں کی فہم و حکمت کی ضرورت ہوتی ہے۔ بچہ عقلی سے بعض وقت بہت تنگی یا اٹلے نتائج پیدا ہوتے ہیں اس میں والدین، خاندان کے بڑے، مدرسے کے افسانہ ساز اور مسیحی عمل کے دیگر اہل لوگوں کو اثر ڈالنے کے لئے حکمت و محبت اختیار کرنے کی بہت ضرورت ہے۔

مراہقت کی عمر کی اہمیت

مراہقت کی عمر کی منزل سے جو بچہ محفوظ کر جاتا ہے وہ عموماً پھر محفوظ رہتے ہیں لیکن اس عمر کے درمیان کی مدت کسی بھی عمر کی طرف بچہ کو موڑ سکتی ہے۔ بعض وقت بچہ اپنے گھر سے اپنی اپنی ابتدائی تربیت کے اثر سے بہت بے حال میں مراہقت کی عمر میں داخل ہوتا ہے لیکن اس کے ذہن میں وہ کسی سبب یا اسباب کے اثر سے اکل غلطی کو قبول نہیں کرتا ہے، اور بعض وقت اس کے برعکس ہوتا ہے اور وہ بچہ کو بچہ تربیت و حالات کے ساتھ مراہقت کی منزل میں داخل ہوتا ہے لیکن اس کی تربیت و احوال اس پر اچھا اثر ڈالتا ہے اور وہ اپنے ذہن کی فکر چھوڑتا ہے۔

مراہقت کی عمر کو غیر مندرجہ طریقہ سے گزارنے والے متعدد بچے اس عمر سے نکلنے کے بعد اپنے اضاعت وقت کو محسوس کرتے ہوئے اور اعتراض کرتے ہوئے دیکھ گئے ہیں کہ انھوں نے وقت پر بات کو نہیں سمجھا اور ان کی زبان مانع کر دیتے ہیں جس میں وہ اپنی ترقی کے لئے بہت کچھ کر سکتے تھے۔

مسعودی عرب میں جست کے عظیم ذخائر جو آئندہ

ریاض سے ہم ہرگز مٹا دینا ایک ملاحظہ میں جست کے عظیم ذخائر دریافت ہوئے ہیں اس ملاحظہ میں سونا چاندی اور تانبے کے ذخائر پائے ہیں دریافت ہوئے ہیں، ان کے ذخائر و ذخائر بہت ہی عمدہ نایاب ہیں پتہ چلا ہے وہاں پتہ سووی عرب کے ریگستان میں اعلان کو اٹھی کے کوئلہ کے ذخائر پر آمد ہوئے تھے، سعودی عرب میں تیل کی پیدوار میں اگتار اضافہ ہو رہا ہے اس کے ساتھ سعودی عرب کی پیدوار کے مطالعہ میں خود کفیل ہو گیا ہے۔

نگران اعلیٰ

مولانا ابو العرفان ندوی

مجلس ادارت

شمس الحق ندوی

محمود الازہار ندوی

خط و کتابت کا پتہ ۱۔

فون: "تعمیر حیات"۔ پوسٹ بکس ۹۹ ندوۃ العلماء۔ لکھنؤ۔ انڈیا

ذرتعاون

سالانہ ۲۵۱-
ششماہی ۱۵۱-
نی پریچہ ۱/۲۵

بیرون ملک

بجری ڈاک: بلڈ ڈاک ۱۰ ڈالر

فضائی ڈالٹ

ایشیائی ممالک ۱۲ ڈالر
افریقی ممالک ۱۵ ڈالر
یورپ و امریکہ ۱۸ ڈالر

نوٹ

چیک، ڈرافٹ ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ کے نام سے بنائیں اور دفتر تعمیر حیات کے پتہ پر روانہ فرمائیں۔



اس دائرہ میں اگر سرخ نشان ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اس شمارہ پر پانچواں حصہ خریدا گیا ہے لہذا اگر آپ بیچنا چاہتے ہیں تو دین و ادب کا بیخود اندوۃ العلماء کا ترجمان، آپ کے خدمت میں ہونا چاہئے۔ تو سالانہ چندہ مبلغ ۱۰ روپے اور سال فریٹ سے آپ کے ذمہ داری ہے۔ چندہ یا خط بھیجیے وقت اپنا پتہ تحریر کرنا نہ بھولیں۔

تعمیر حیات

شعبہ تعمیر و ترقی دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

جلد نمبر ۲۲ ۲۵ دسمبر ۱۹۸۲ء مطابق یکم ربیع الثانی ۱۴۰۵ھ ۱۲ شعبہ تعمیر حیات



انصاف کا ترازو

شمس الحق ندوی

شاید ہی کسی دن اخبار خالی جاتا ہو جس میں ہم ظلمت، درہ زنی کی خبریں نہ پڑھتے ہوں پھر اس ناگوار اور ڈراؤن پر لفت ملامت کا اظہار کرتے ہوں یہ کیسی افسوسناک بات ہے کہ ایک شخص نے تنگ چن چن کر خون پسینہ ایک کر کے کیا اور ایک لخت آن کی آن میں کچھ درندہ صفت انسانوں نے اس کو بھی دست کر دیا۔ بلکہ با اوقات جان بھی لے لی۔

ہمارا خیال ہے کہ ایسے لوگوں کی تعداد تھوڑی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سے وہ لوگ جو معاشرہ میں با اثر ہیں۔ اور اپنے ماحول اور سوسائٹی کے لئے مثبت کردار ادا کر سکتے ہیں، ان کا رول کچھ اچھا نہیں۔ وہ اپنے اثر و رسوخ سے غلط فائدہ اٹھاتے ہیں، اور باور یہ کراتے ہیں کہ ان کی ساری تنگ و دو عوام کو فائدہ پہنچانے کے لئے ہے، ان کے تقریبات و منصوبے سراسر عوام کی فلاح و بہبود پر مبنی ہیں، بڑے شیریں کلام و خوش گفتار مگر اس کی تہ میں خود غرضی و مفاد پرستی کا دلیرا سبب اچھا ہوتا ہے، جو عوام کو برباد کر دیا اور ان کا خون چوستا رہتا ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں اللہ کے رسول نے فرمایا ہے۔ السننہم احملی من الصلہ و تلو بہم قلوب الذناب، انکی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی ہیں اور دل بھڑیلوں جیسے ہوں گے۔

ہم ذرا سنجیدگی کے ساتھ اپنے بگڑتے ہوئے سماج اور معاشرہ کا جائزہ لیں، تو مسلم ہوگا کہ پڑھے لکھے اور خوش پوشاک ہندو ڈاکوؤں کی تعداد بہت زیادہ ہے، جس نے ہمارے معاشرے کو کرب و بے یمنی میں مبتلا کر رکھا ہے، مگر ایسے لوگوں کو ہم ڈاکو نہیں تصور کرتے، یہ پڑھے لکھے ڈاکو اپنی ذہانت و ہوشیاری سے لوگوں کا خون چوستے رہتے ہیں۔ اور رہتے ہیں پارسا کے پارسا، بریا اس قسم کے دیگر لوگ اپنا حق لینے میں تو پیش رہتے ہیں مگر دوسروں کا حق دینے میں بڑے لیت و صل اور ہزار میلے یہاں سے کام لیتے ہیں۔ صاحب حق تڑپ تڑپ کر رہ جاتا ہے۔ اور آہ و کراہ بھی نہیں کر پاتا۔ ایسے لوگوں کی پکڑ قرآن کریم ہی کر سکتا ہے۔ جس کو خالق کائنات نے اتارا ہے۔ جو بندوں کے مزاج و طبیعت اور ذہنات نفس سے خوب واقف ہے۔ قرآن ان ہندو ڈاکوؤں پر لنت بھیجتا ہے اور ذہیل (دیر بادی ہو) جیسے سخت لفظ ان کے لئے استعمال کرتا ہے۔ پڑھے قرآن کریم کیا کہتا ہے و یل للٹطفین الذین إذا اکتاوا علی الناس یشرفون وإذا کالوہم أو ذوہم أو ذوہم یشرفون ۵۔ ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لئے خراب ہے، جو لوگوں سے ناپ کر لیں تو پورا لیں اور جب انکو ناپ کر یا تول کر دیں تو کم دیں

کیل اور وزن ناپ اور تول کا مفہوم عام طور پر لوگ بھی لیتے ہیں کہ ناپنے اور تولنے میں کمی کرنا انوں

